قربانی اور عید الاضحیٰ

مؤلف: علامہ محمد یعقوب ترابی صاحب
بانی و پرنسپل خالد بن ولید انسٹیٹیوٹ (G-11، نیو کراچی)
ایم اے عربی۔ اسلامیات۔ بین الاقوامی تعلقات اور سیاسیات

رحمۃ اللہ علیہ
مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین قادری نوری
(بانی جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر والے)

ناشر: اعلیٰ حضرت پبلشر کراچی
0310-2999178

قربانی اور عید الاضحیٰ

اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو طرح کے جذبات پیدا فرمائے ہیں۔

(1) **ہوس:** جو ایسا حیوانی جز بہ ہے جس میں انسان حیوان کی طرح صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے اپنے علاوہ کسی کی بھلائی کے متعلق نہیں سوچتا۔

(2) **ایثار و قربانی:** کا جذبہ کہ اس میں انسان اپنی تکلیفوں کو نظر انداز کر کے اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی خیر خواہی میں لگا رہتا ہے۔قربانی کئی طرح کی ہوتی ہے جس میں سے ایک سنتِ ابراہیمی ومحمدی بھی ہے جس پر فرزندانِ اسلام ہمیشہ 10 ذی الحج کو عمل پیرا ہوتے ہیں۔

قربانی ایک مالی عبادت کا نام ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے۔اسی کے ذریعے سنتِ ابراہیم کو زندہ اور اسوۂ اسماعیل کو تازہ کیا جاتا ہے۔یہ وحدتِ ملی کا نام ہے کہ اس دن تمام فرزندانِ اسلام ایک عمل میں متحد ہوتے ہیں۔ صلہ رحمی کا ذریعہ ہے۔یہ اظہارِ یکجہتی کا سبب بنتی ہے۔یہ غریبوں کی امداد کا سبب بنتی ہے۔اس سے ان کفار کے عقیدہ پر ضرب لگتی ہے جو جانوروں کو پوجا کرتے ہیں۔اس سے جہاد کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔قربانی کے دن قربانی کا خون بہانے کے علاوہ کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند نہیں ہے۔قربانی کے خون کے ہر قطرہ کے بدلے ایک گناہ بخش دیا جاتا ہے اور اسکے ہر بال کے بدلے ایک نیکی عطاء کی جاتی ہے۔

قربانی کیا ہے؟

علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

الْقُرْبَانُ اِسْمٌ لِّمَا یتقرّبُ بہٖ اِلَی اللہِ مِنْ ذبیحۃ او صَدَقَۃٍ (تفسیر کبیر جلد نمبر 11 صفحہ نمبر 205)

ترجمہ: وہ چیز جو اللہ کے قرب کا ذریعہ بنے،قربانی کہلاتی ہے۔خواہ وہ ذبیحہ (جانور) یا صدقہ ہو۔

قربانی کی اقسام: قربانی کی دو اقسام ہیں۔

(1) هَدْی: وہ قربانی جو حجاج کرام منٰی میں ادا کرتے ہیں هَدْی کہلاتی ہے۔

(2) اُضْحِیَۃ: وہ قربانی جو روئے زمین کے تمام صاحب استطاعت مسلمان ادا کرتے ہیں اُضْحِیَۃ کہلاتی ہے۔

قربانی کا شرعی ثبوت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الانعام 162)

ترجمہ: اے محبوب فرما دیجئے: بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ ہی کیلئے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ یَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا اَحَبَّ اِلَی اللہِ عزوجل من هِرَاقَۃِ دَمٍ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: قربانی کے دن ابن آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کا ہاں خون بہانے یعنی قربانی کرنے سے زیادہ پیارا نہیں۔

ایک اور حدیث مبارکہ ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اقام رسول ﷺ بالمدینۃ عشر سنین یضحی (جامع ترمذی)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال قربانی کرتے رہے۔

صاحب استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرنے کی وعید

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: جو شخص قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہمارے عیدگاہ کے پاس بھی نہ آئے۔

قربانی کس پر واجب ہے؟

قربانی واجب ہونے کی شرائط درج ذیل ہیں۔

1۔ پہلی شرط: اسلام (مسلمان ہونا) غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔

2۔ دوسری شرط: اقامت (مقیم ہونا) مسافر پر قربانی واجب نہیں اگر نفلی طور پر قربانی کرے گا تو ثواب ملے گا۔

3۔ تیسری شرط: صاحب نصاب ہونا یعنی اگر کسی شخص کے پاس اپنی گھریلو ضروریات مثلاً گرمی و سردی کے حسبِ ضرورت کپڑے، بستر، برتن، کھانے پینے کی اشیاء، گاڑی، مکان، فریج، پڑھنے کی کتابیں، کام کاج کے اوزار و سامان وغیرہ وغیرہ جن چیزوں کی اسے ضرورت پڑتی ہے ان سے زائد رقم ہو جس کی مالیت ساڑھے باون (52.5) تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو اور وہ مقروض بھی نہ ہو تو اسے صاحب نصاب کہا جاتا ہے۔

زکوٰۃ اور قربانی کے واجب ہونے میں فرق

قربانی اور زکوٰۃ کیلئے صاحب نصاب ہونے میں فرق ہے۔

زکوٰۃ کیلئے نصاب ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ اس کے پاس اپنی ضروریات سے زائد ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی مقدار مالیت کے برابر ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوتی ہے جبکہ قربانی کا معاملہ صدقہ فطر کی طرح ہے یعنی جس کے پاس قربانی کے دنوں میں کسی بھی وقت اتنی رقم ہو جو نصاب تک پہنچ جائے تو اس پر قربانی واجب ہوتی ہے۔ مال پر سال گزرنا اس میں شرط نہیں۔ (انوار الفتاویٰ)

4۔ چوتھی شرط: حریت (آزاد ہونا) یعنی غلام پر قربانی واجب نہیں ہے۔ (فی زمانہ غلامی کا تصور نہیں پایا جاتا)

عورت پر بھی قربانی واجب ہے؟

قربانی کے واجب ہونے کیلئے مرد ہونا شرط نہیں کہ جس طرح مرد پر فرض اسی طرح عورت میں مذکورہ شرائط پائے جانے کی صورت میں قربانی واجب ہوگی۔ (درمختار)

کیا نابالغ پر قربانی واجب ہے؟

نابالغ پر قربانی واجب نہیں اور نہ ہی اس کی طرف سے اس کے والد پر واجب ہے۔(درمختار) البتہ نابالغ کی طرف سے کر دینا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

کیا قرض دار پر قربانی واجب ہے؟

اگر کوئی شخص مقروض ہو تو اس پر قربانی کے واجب ہونے یا نہ ہونے کیلئے اس کے مال کو دیکھا جائے گا اگر اس پر اس قدر قرض ہے کہ اگر قرض کی رقم اس کے مال سے نکال لی جائے تو وہ صاحب نصاب نہ رہے گا تو اُس شخص پر قربانی واجب نہیں ہے لیکن اگر کسی شخص نے اس صورت میں قربانی کر بھی لی تو اس کی یہ قربانی نفل کہلائے گی۔

قربانی کے دن اور وقت قربانی کیا ہو؟

قربانی کے تین دن ہیں۔

1. دسویں ذی الحجۃ (10 تاریخ)
2. گیارھویں ذی الحجۃ (11 تاریخ)
3. بارہویں ذی الحجۃ (12 تاریخ)

قربانی کا وقت ذی الحجۃ کی 10 تاریخ کے دن صبح صادق سے لیکر ذی الحجۃ کی 12 تاریخ کے سورج غروب ہونے تک ہے۔ نوٹ: مذکورہ بالا تین دن اور دو راتوں کو" ایام نحر" کہا جاتا ہے۔ (درمختار)

کیارات میں قربانی کی جاسکتی ہے؟

رات میں قربانی کرنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت)

کس دن قربانی کرنا افضل ہے؟

دسویں ذوالحجہ کو قربانی کرنا افضل ہے پھر گیارہویں تاریخ اور پھر بارہویں تاریخ کو۔ (عالمگیری ج:5 ص:295)

قربانی کے جانور کی اقسام اور قربانی کی عمر

1. اونٹ/ اونٹی (ان کی عمر پانچ سال ہونا ضروری ہے)
2. گائے، بیل، بھینس (ان کی عمر دو سال ہونا ضروری ہے)
3. بکرا، بکری، بھیڑ، دُنبہ (ان کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے)

نوٹ: دنبہ یا بھیڑ کا بچہ 6 ماہ کا ہو اور دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی کرنا بھی جائز ہے۔ (درمختار)

قربانی کے جانور میں شراکت

1. بکرا، بکری، بھیڑ، دُنبہ صرف ایک شخص کی طرف سے بطورِ قربانی ذبح کئے جاسکتے ہیں۔ (درمختار)
2. گائے، بیل، بھینس، اونٹ اور اونٹنی کی قربانی میں سات افراد بطور قربانی شریک ہوسکتے ہیں۔ (درمختار)

شراکت کی چند احتیاطیں

1. اگر شرکاء میں سے کوئی کافر ہو یا کس کی نیت محض گوشت حاصل کرنا ہو تو کسی شریک کی بھی قربانی نہ ہو گی۔ (درمختار)

2. قربانی میں شریک ہونے والے تمام افراد کی نیت تقرب (عبادت) مقصود ہو لہٰذا اگر شرکاء میں سے کوئی شخص عقیقہ کرنا چاہتا ہو یا تو وہ بھی شریک ہو سکتا ہے۔ (ردالمحتار)

3. قربانی میں شریک ہونے والوں میں سے کسی کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو اگر کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم ہے تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہو گی۔ (درمختار۔ردالمحتار)

4. شراکت میں قربانی ہوئی تو ضروری ہے کہ گوشت وزن کر کے تقسیم کیا جائے۔ اندازہ سے تقسیم نہ کیا جائے کیونکہ ہو سکتا ہے اس صورت کسی کو کم اور کسی کو زیادہ حصہ مل جائے۔ یہاں یہ خیال نہ کیا جائے کہ کم وبیش ہو گا تو باہم ایک دوسرے کو معاف کر دے گا ایسا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ شریعت کا فیصلہ ہے۔ (درمختار،ردالمحتار)

نوٹ: انتہائی اہم مسئلہ:

اگر تمام حصہ دار کسی ایک شریک کو مالک بنا دیں کہ وہ جسے چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے اور اس کے نہ دینے سے کوئی شریک ناراض بھی نہ ہو تو جواز کی صورت ہو سکتی ہے اور اسے تقسیم کرنے کیلئے وزن کرنا بھی ضروری نہیں۔

(از: مفتی وقارالدین رحمۃ اللہ علیہ)

5. جب سات افراد نے مل کر ایک گائے خریدی اور قربانی سے پہلے کسی ایک کا انتقال ہو گیا تو فوت شدہ فرد کے وارثوں سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اگر وارثین کی اجازت کے بغیر قربانی کر دی تو کسی کی قربانی بھی جائز نہیں ہو گی۔ (بہارِ شریعت)

کس جانور کی قربانی کی جا سکتی؟

عیب دار نہ ہو۔ ایسے جانور کی قربانی کی جا سکتی ہے، جو عیب دار نہ ہو۔

اور پہلے ہی سے چھری تیز کرلیں ۔ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا منہ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے :

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ . لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اسے پڑھ کر ذبح کر دیں اور قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں ۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ ﷺ

اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو "مِنِّیْ" کی جگہ "مِنْ" کہے اور مِنْ کے بعد اس کا نام لے (یعنی اگر زید کی طرف سے کر رہا ہو تو کہے مِنْ زَیْدٍ) اور ذبح اس طرح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں ۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرے تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جانور جب تک بالکل ٹھنڈا نہ ہو جائے اس وقت تک نہ ہاتھ پاؤں کاٹیں نہ کھال اتاریں ۔ (عامہ کتب فقہ)

3۔ قربانی کا جانور مسلمان سے ذبح کرانا چاہئے، اگر کسی مجوسی، کافر، مشرک، ہندو مرتد یا بے دین سے قربانی کا جانور ذبح کرایا تو قربانی نہیں ہوئی بلکہ یہ جانور حرام اور مردار ہے ۔ (بہار شریعت)

4۔ دوسرے سے جانور ذبح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا تو دونوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں پر بسم اللہ پڑھنا واجب ہے ایک نے بھی قصداً چھوڑ دیا یا اس خیال سے کہ دوسرے نے کہہ دی مجھے کہنے کی ضرورت نہیں تو دونوں صورتوں میں جانور حرام ہے ۔ (درمختار)

قربانی کا گوشت اور پوست

1۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقراء کیلئے اور ایک حصہ دوست احباب کیلئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے، تمام کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور "کل گھر ہی رکھ لے" یہ بھی جائز ہے ۔ (عالمگیری)

اور پہلے ہی سے چھری تیز کرلیں ۔ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کو اس کا منہ ہو اور اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے :

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اسے پڑھ کر ذبح کر دیں اور قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں ۔

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ ﷺ

اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو "مِنِّیْ" کی جگہ "مِنْ" کہے اور مِنْ کے بعد اس کا نام لے (یعنی اگر زید کی طرف سے کر رہا ہو تو کہے مِنْ زَیْدٍ) اور ذبح اس طرح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں ۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرے تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جانور جب تک بالکل ٹھنڈا نہ ہو جائے اس وقت تک نہ ہاتھ پاؤں کاٹیں نہ کھال اتاریں ۔ (عامہ کتب فقہ)

3۔ قربانی کا جانور مسلمان سے ذبح کرانا چاہئے، اگر کسی مجوسی، کافر، مشرک، ہندو مرتد یا بے دین سے قربانی کا جانور ذبح کرایا تو قربانی نہیں ہوئی بلکہ یہ جانور حرام اور مردار ہے ۔ (بہار شریعت)

4۔ دوسرے سے جانور ذبح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چھری پر رکھ دیا تو دونوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں پر بسم اللہ پڑھنا واجب ہے ایک نے بھی قصداً چھوڑ دیا یا اس خیال سے کہ دوسرے نے کہہ دی مجھے کہنے کی ضرورت نہیں تو دونوں صورتوں میں جانور حرام ہے ۔ (درمختار)

قربانی کا گوشت اور پوست

1۔ بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے ایک حصہ فقراء کیلئے اور ایک حصہ دوست احباب کیلئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے، تمام کو صدقہ کر دینا بھی جائز ہے اور "کل گھر ہی رکھ لے" یہ بھی جائز ہے ۔ (عالمگیری)

2۔ قربانی کا گوشت کافر کو نہ دے کہ یہاں کفار حربی ہیں۔ (بہار شریعت)

3۔ میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے، احباب اور فقیروں کو دے اور اگر میت نے کہا ہو کہ میری طرف سے قربانی کر دینا تو اس میں سے نہ کھائے بلکہ کل مقدار گوشت فقراء پر صدقہ کر دے۔ (درمختار)

4۔ قربانی کا چمڑا، جھول، رسی اور ہار، ان چیزوں کو صدقہ کر دے۔ البتہ قربانی کرنے والا خود اسے اپنے استعمال میں بھی لا سکتا ہے۔ مثلاً اس کی جانماز، مشکیزہ یا ڈول بنائے یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے۔ (درمختار)

5۔ اگر قربانی کی کھال کو روپے کے عوض اس لئے بیچا کہ قیمت صدقہ کر دے گا تو جائز ہے۔ (عالمگیری)
جیسا کہ آج کل اکثر لوگ بیچ کر اس کی قیمت مدارس دینیہ یا مساجد پر صرف کرتے ہیں اس میں حرج نہیں۔

6۔ قربانی کا چمڑا یا گوشت یا اس کی کوئی چیز قصاب وغیرہ کو اجرت میں نہیں دے سکتا۔ (ہدایہ)

7۔ ذبح سے پہلے قربانی کے جانور کے بال اپنے لئے کاٹ لینا اور اس کا دودھ اپنے لئے دوہنا یا اس میں سے کوئی اور منافع حاصل کرنا (مثلاً سواری کرنا، بوجھ لادنا یا اجرت پر دینا) مکروہ وممنوع ہے اور اگر اون کاٹ لیا اور دودھ دوہ لیا تو صدقہ کر دے (درمختار)

8۔ قربانی کا گوشت کافر، ہندو، مرتد، بے دین اور بھنگی کو نہ دیں۔ (بہار شریعت)

حلال جانور کے کون سے اعضاء حرام ہیں؟

یہ اعضاء حرام ہیں:

1۔ خون　　2۔ پتہ　　3۔ مثانہ

4۔ نر و مادہ کی پیشاب کی جگہ　　5۔ دونوں کے دبر (یعنی پاخانہ کی جگہ)

6۔ فوتہ (کپورے)　　7۔ حرام مغز

یہ اعضاء مکروہ ہیں:

1۔ تلی 2۔ گردہ 3۔ اوجڑی 4۔ کھال

یہ اعضاء مسنون ہیں:

1۔کلیجی 2۔ بکری کا سینہ 3۔ دستی

تکبیر تشریق کے مسائل:

1۔ ایام تشریق یعنی نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک (پانچ دن اور چار راتیں) ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار کہنا افضل، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں۔ وہ یہ ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد o

2۔ تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے فوراً بعد واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بناء نہ کر سکے مثلاً اگر مسجد سے باہر گیا، قصداً وضو توڑا، قصداً یا سہواً کلام کیا، لیکن اگر بلا قصد وضو ٹوٹ گیا تو کہہ لے۔

3۔ مسبوق ولاحق پر تکبیر واجب ہے مگر جب خود سلام پھیریں اس وقت کہیں اور امام کے ساتھ کہہ لی تو نماز فاسد نہ ہوئی اور نماز ختم کرنے کے بعد تکبیر کا اعادہ بھی نہیں۔

4۔ منفرد پر تکبیر واجب نہیں مگر منفرد بھی کہہ لے کہ صاحبین کے نزدیک اس پر بھی واجب ہے۔

عیدین کا بیان

1۔ عیدین (یعنی عید الفطر اور بقر عید) کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ فرض ہے اور اس کی ادائیگی کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کیلئے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت ہے اگر جمعہ میں خطبہ نہ ہوا تو جمعہ ادا نہ ہوا اور عیدین میں نہ پڑھا تو نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا برا ہے۔

2۔ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ نماز کے بعد۔

3۔ عیدین میں اذان ہے نہ اقامت۔

4۔ بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی اور سخت گناہ ہے۔

5۔ گاؤں میں نماز عید پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

6۔ عیدین کی نماز کا وقت ایک نیزہ سورج بلند ہونے (یعنی سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد) شروع ہوتا ہے۔ (درمختار)

نماز عیدین کی نیت

نیت کی میں نے دو رکعت واجب نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی بمعہ چھ تکبیروں کے، اللہ تعالیٰ کیلئے، پیچھے اس امام کے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ (اللہ اکبر)

نماز عیدین کا طریقہ

نیت کرنے کے بعد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور تکبیر تحریمہ ”اللہ اکبر“ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھ لیں پھر دوبارہ کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور ہر بار ”اللہ اکبر“ کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی بار کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور ”اللہ اکبر“ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ امام قرات کرے گا اور بعدِ رکوع و سجود کے دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہو جائیں دوسری رکعت میں پہلے امام قراءت کرے گا پھر تین بار کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ہر بار ”اللہ اکبر“ کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور باقی نماز پوری کریں اور اس کے بعد امام کو دو خطبے پڑھنا اور سب مقتدیوں کو غور و توجہ کے ساتھ سننا سنت ہے۔

نماز عیدین کے مسائل

1۔ پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد کوئی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قراءت شروع کر دی ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

2۔ امام کو رکوع میں پایا تو پہلے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر دیکھے کہ اگر عید کی تکبیریں کہہ کر رکوع میں امام کو پا لے گا تو عید کی تکبیریں کہہ کر امام کیساتھ شامل ہو جائے اگر یہ سمجھے کہ عید کی تکبیریں کہہ لے۔ پھر اس نے اگر رکوع میں تکبیریں پوری نہ کیں تھیں کہ امام نے سر اٹھا لیا تو امام کے ساتھ سر اٹھائے اور باقی تکبیریں چھوڑ دے کہ یہ ساقط ہو گئیں اب ان کو نہیں کہے گا۔ (عالمگیری)

3۔ دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اس وقت کہے جب اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پوری کرنے کھڑا ہوا۔ (عالمگیری)

4۔امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبریں نہ کہے بلکہ جب اپنی چھوڑی ہوئی رکعت پڑھے اس وقت کہے۔ (عالمگیری)

قربانی کی حکمتیں

صاجبو! کبھی آپ نے یہ سوچا ہے کہ ہم جو قربانی کرتے ہیں ۔اس کی آخر حکمتیں کیا ہیں؟

یاد رکھیئے! قربانی کی جہاں بہت سی حکمتیں ہیں ان میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جب بندہ کسی جانور کو راہِ خدا میں قربان کر رہا ہوتا ہے تو دراصل وہ اپنے آپ کو راہِ خدا میں قربان کر دینے کا عملی اظہار کرتا ہے یعنی ظاہری طور پر وہ چھری تو جانور کی گردن پر چلاتا ہے لیکن باطنی طور پر وہ اپنے جذبات اور اپنی خواہشات اور غلط نظریات کی گردن کاٹ رہا ہوتا ہے ۔گویا کہ وہ اس بات کا عزم کرتا ہے کہ اے مولیٰ جس طرح تیری رضا کیلئے تیرے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری میں اس جانور کو قربان کر رہا ہوں ۔اگر تیری رضا اور اسلام کی سربلندی کیلئے میری اس جان کی ضرورت پڑی تو میں اپنے آپ کو بھی تیری راہ میں قربان کر دینے سے دریغ نہیں کروں گا۔ یہ وہ سوچ ہے جو ایک مسلمان

کے اندر تسلیم و رضا کا بے پایاں جذبہ پیدا کر دیتی ہے۔ جب یہ جذبہ ایک مسلمان کے دل میں پروان چڑھتا ہے تو وہ اپنے رب کی رضا کیلئے مشکل سے مشکل اور کٹھن سے کٹھن مرحلے سے بھی باآسانی گزر جاتا ہے۔

اگر کوئی شخص قربانی تو کرتا ہے مگر اپنے اندر غلط نظریات کی گردن نہیں کاٹتا یعنی اپنے اندر کی غلاظت غرور و تکبر، حرص وطمع و کینہ، ریاکاری، دکھاوا، شراب نوشی، بدکاری دور نہیں کرتا اور غیرت و حمیت اسلامی رواداری جیسے اوصاف پروان نہیں چڑھاتا تو ایسے شخص کو قربانی کا گوشت تو حاصل ہو جائے گا مگر اس کے اصل مقصد کو حاصل نہ کر سکے گا۔ قربانی کا مقصد نہ گوشت ہے نہ خون بلکہ بندۂ مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کی ذاتِ لامتناہی کا شعور پیدا کرنا ہے۔ قربانی جہاں بندے کو اللہ کے قریب کرتی ہے وہاں اللہ کی رضا کیلئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کیلئے عملی طور پر تیار بھی کرتی ہے۔

قربانی ہو لیکن ریاکاری کے بغیر

اگر کوئی شخص قربانی محض اس لئے کرتا ہے کہ اس کا مقصد شہرت اور دکھاوا ہو تو یہ ایک ایسا قابل مذمت اور لائق نفرت فعل ہے۔ مسلمانوں کو اخلاص کی راہ اختیار کرنی چاہئے کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں کسی جانور کا خون نہیں بلکہ بندے کا خلوص، اس کی نیت اور تقویٰ اہمیت رکھتا ہے۔ آج ہم مسلمانوں کی اجتماعی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں تو یوں لگتا ہے گویا ہماری قربانیاں محض روایتی اور رسمی رہ گئی ہیں۔ مسلمان ہر سال تین دن تک قربانیاں کرتے ہیں مگر کیا وجہ ہے اس قدر قربانیاں پیش کرنے کے باوجود ہماری روح، نفسیات اور دل و دماغ پر وہ اثرات مرتب نہیں ہوتے جو اسلام کا مقصود و مطلوب ہے۔ ذرا سوچئے!

قربانی کی کھالیں خالد بن ولید انسٹیٹیوٹ کو دیجئے۔

واضح رہے کہ ادارے میں درسِ نظامی کے 200 سے زائد طلباء و طالبات زیرِ تعلیم ہیں۔

برائے رابطہ:

0342-4537544 | 0310-2999178 | 0303-2560709

قربانی کی دعا

ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ . لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اسے پڑھ کر ذبح کردیں اور قربانی اپنی طرف سے ہوتو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ ﷺ

اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کرتا ہے تو "مِنِّیْ" کی جگہ "مِنْ" کہے اور مِنْ کے بعد اس کا نام لے (یعنی اگر زید کی طرف سے کر رہا ہو تو کہے مِنْ زَیْدٍ) اور ذبح اس طرح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں۔ اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرے تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جانور جب تک بالکل ٹھنڈا نہ ہو جائے اس وقت تک نہ ہاتھ پاؤں کاٹیں نہ کھال اتاریں۔ (عامہ کتب فقہ)